

کی کیفیت بھی۔ عیسائی پادری اور آریہ سماجی پتلاؤں کی طرف سے
اسلام پر مسلسل پررش ہو رہی تھی اور سوائے احمدی مبلغین کے کوئی
ان کا مامن مقابل نہ تھا۔ مولانا عبدالحق صاحب نے آریوں، عیسائیوں،
دہلویوں اور جملہ مخالفین کے اعتراضات کا بتور مطالعہ کیا اور
اسلام کے دفعاء میں سینہ سپر ہو کر ان سب کا مقابلہ کیا، اور یہی
قابل قدر خدمات سر انجام دیں۔ ۱۹۱۷ء میں انہیں نے مبلغ کی اس ای
میر آنکی مستقل کمہ دیا۔

اک خطرناک پیماری سے شفایا یا نی

۱۹۱۸ء میں بینکِ عظیم اول کے خاتمه پر ساری دنیا میں القائد تھرا۔ وہ بیل کی اور ہندوستان میں بھی ہزاروں افراد روزانہ موٹ کے نتے میں جانتے گے۔ یہاں لہور میں بھی نعروں پر بھی اور چاری جماعت، بحق قائمی ہستیاں بھی دارِ مفارقات دے گئیں۔ حضرت مولانا عبدالحق رحاحیت اور ان کی الہی پر بھی ہماری کام حملہ ہوا اور جماعت کے مقام پر الکشیر ہنچان کے علاج اور توجہ کے باوجود اخاق نہ ہوا۔ مولانا عبدالحق مسماط مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ ایک دن مایوسی کے عالم میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور پڑے الحاج سے دعا کی اور پارگاہ الہی میں تعمیر کیا کہ انہوں نے بڑی محنت سے منکرت پڑھی ہے اس سے تین اسلام کی خدمت کے لئے جلت بخشی جائے۔ چنانچہ انہیں بخشی سے آوارہ آئی ”توپ کلان۔ بید مفک اور شربت بزوری“ آپ نے اسے شارة علمی سمجھتے ہوئے یہ دو استعمال کی۔ جس سے انہیں تھا ہو گئی اور میر تھا لے نے لمبی عرصہ۔ تک ابھیں خدمت اسلام کی تھیں بخشی سے ۱۹۲۳ء میں ہوتا عبدالحق صاحب اخبار پیغام ملک کے ایڈیٹر مقرر ہوئے اور اس نیشنست سے بھی انہوں نے کئی سال تک قابل قدر خدمات سراجِ حرام دیں۔

پتڑت رام چندر سے پہلا متأثرہ

آریہ سماجی پندوں میں سے پتہٗ ست پال، دھرم بھکشو، اور
ام چندر دہلوی مشہور مناظرے ۱۹۳۲ء کا ذکر ہے کہ لا۔
لیں آریہ سماج کے سالانہ جلسے پر مسلمانوں کو مناظرہ کا پیچھہ دیا گیا ادا
ام چندر دہلوی آریہ مناظرے قرار پائے۔ حضرت امیر مرحوم و مخد
نم مولانا عبدالحق صاحب کو مناظرہ کی تیاری کے لئے ارشاد فرم
اد ”تمامست روح و مادہ“ کی تدوین میں یہت سے نکات بھی انہیں
مجھا ہے۔ لیکن مولانا عبدالحق صاحب مردّ دکھل کر پتہٗ ست رام چن
ایک مشہور عالم دیکھیوئے کے علاوہ تو دہربیسان اور طلاقت ساز
میں بھی بڑا مشہور تھا۔ لیکن حضرت امیر مرحوم و مخدور نے مولانا کو
پہنچت یہ تھا اور ملکہ روز حضرت مرازا یعقوب بیگ صاحب مرو
معذور اپنی گاری میں بیٹھا کر اپنی اپنے بیوہ گور ددت بھجن لے۔
اور خود بھی مناظرہ میں موجود رہے۔

مولانا عبدالحق صاحب مرحوم نے کامیابی سے ماناظرہ جس پر ڈاکٹر مرزا صاحب مرحوم نے اسی وقت انعام دیا۔ اس وسا کوہ مولانا عبدالحق صاحب تمام عُمر احسان مندی سے ستایا کرتے۔ اور کہا کرتے تھے کہ اگر حضرت امیر مرخوم ان کی ہمت نے یتلہارا در ڈاکٹر مرزا صاحب ان کی خدمت افرادی نہ کرتے تو وہ نام چند کامیاب ماناظرہ نہ کر سکتے تھے۔ اور اس پہلے ماناظرہ کے بعد اپنے تعلیمی نے اپنی ایجنسی قدرت عطا کی کہ کوئی بڑے سے بڑا پیمانہ کے سامنے نہیں بھر سکتا تھا اور پیڑت نام چندر سے پھر اس کی کمی کامیاب ماناظرے ہوئے اور بالآخر رام چندر نے اپنا

مولانا عبدالحق دیاں پھی صنام رخوم و مقصود
یعداً و قات تُبیت ما در زمین چو
در سینه ہائے مردم عارف مزار عاست

حضرت مولانا عبد الحق صاحب دیار کھنگر مرخم و معمتوں نے صرف ہماری
جماعت کے ایک ہمناہ عالم دین اور معروف مبلغہ اسلام کے بلکہ تمام
اسلامی دنیا میں یک منفرد چیزیت کے باک بھکھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی
بعلم و فضل، قرآن مجید کا یہی اور مسائل میں دستِ نظر، یا تسلیم اور
دیگر مذہبی مخالفت پر عبور، عیسائیت، یہودیت، مسیحیت دھرم، اور عطاکی
ویدوں پر گھری نظر، عربی، فارسی، سنسکرت اور عبرانی زبانوں میں، دریں
اوہ مذاہب نام کے مقابل مطالعہ میں اپنی جو مقام حاصل تھا اس کی تفسیر
یعنی خود رہا ہیت ہے۔ اسلامی عالم کے علاوہ اپنی سائنسی علوم اور
موجودہ زمانہ کی تحقیقات کا بھی دیکھ علم تھا، اور وہ ان علوم سے قرآن
مجید کی صداقت اور اسلام کی عظمت ثابت کرتے ہیں بھی چہارت رکھتے
ہیں۔ آپ تحصیل علم کے لئے دنیا پھر کی بڑی بڑی لاٹبریلوں میں گئے
اور ہزاروں میل کا سفر اختیار کیا اور حضرت یحییٰ کیم صلی اللہ علیہ وسلم
کے خادر کی تلاش میں ایک عاشق صادق کی طرح محنت دکاوش سے کام
لیا۔ یکن اس علم و فتنل گے باوجود وہ تحریر بھر و دیواری خی ریختی
طالب علم کیلئے اور یہ نام آپ یہ ہر لمحات سے صادق آتا تھا اور
اسی طلب علم میں آپ کی عظمت تھی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مولانا عبدالحق صاحب مرحوم نکم میں ۱۸۸۹ء کو امرتسر پسیدا
موئے۔ ان کے والدہ بزرگ دادا شیخ غلام محمد صاحب مرحوم بھی یادواری جماعت
کے محیر تھے۔ میرٹ ک پاس کرنے کے بعد مولانا مرحوم ریلوے کی وجہ تاپ
لہبود میں ملازم ہو گئے۔ میں ۱۹۱۲ء میں جب احمدی انجمن اشاعت
اسلام لاہور کا قیام عمل میں آیا تو آپ وکشاپ کی ملازمت ترک کر کے
دقید انجمن میں حجر درد کی اسلامی پر تعلیمات، موئے اور فرمیر سے
میں جب اشاعت اسلام کالج کا قیام عمل میں آیا تو آپ اور مولوی
درست محمد صاحب اور چتر دیگر نوجوان اس کالج میں داخل ہوئے۔
نومبر ۱۹۱۵ء میں انجمن نے مولانا عبدالحق صاحب کو سنسکرت کی تعلیم
ٹھپل کرنے پر ماورکیا تاکہ وہ اپلی ہیونڈ کی کار پول پر عبور حاصل
کر سکیں۔ چنانچہ ایک ہندہ پتڑت سے آپ سنسکرت کی تعلیم حاصل
کرتے ہے۔ انجمن کی سالانہ روپورث برائے سال ۱۹۱۶ء میں تسب
ٹھپل اندراج ہے:-
”مولوی عبدالحق صاحب اللہ تعالیٰ کے قفضل سے سنسکرت

”مولوی عیناً الحق صاحب اللہ تعالیٰ کے قفل سے سنکرت
میں خوب رُفی کر پچھے ہیں اور وید دیگر کتب سنکرت پر
عبور حاصل کر پچھے ہیں۔ آپ نے آریہ سماج کے جلسوں
میں بیقلم شتملہ۔ خروش پور اور لاہور شریک ہو کر تہایت
کامیابی سے مجاہش کیا۔“

یہ میا خوش اور مناظروں کا زمانہ تھا اور ہر مدھیب کے پوچارک سیدان میں تکلیف آئے کئے اور مذھی خانہ میں ایک بھیجان اور ہنگامہ آرائی

سکتا بتہ جمیعیتہ العلماء ایسے چند فوجوں طلباء لاہور بیٹھ دے۔ ہبھن اپنے خسروں پر ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کر کے لئے تیار ہے۔ اس کے بعد جمیعیتہ العلماء مدد ہمارے دلی مشن سے اور جماعت کے ایک اور مخلص اور قابل برداگ جناب شیخ عبدالحق صاحب حنفی اسلام سے بوسرا کاری بلازمت کے باوجود تہایت قابل قدر دینی خدمات سر انجام دیتے رہے ہیں اور عمرہ تک جماعہتائے دلی شملہ کے روح رواں رہے ہیں رجوع کرنی رہی اور منفی کفایت اللہ صاحب اور حولنا احمد سعید صاحب ناظم جمیعیتہ العلماء ہند، شیخ عبدالحق صاحب کی خدمات سے بہت کامہ ۱۹۶۸ء کے رہے اور بارہ لاہوریوں شیخ صاحب موصوف کو ذمی مقالیوں میں اپنا تماذجہ منتخب کیا اور یہ دونوں بزرگ جماعت احمدیہ لاہور کی خدمات اسلامی کے دل سے معروف تھے۔

دیدوں کا تزحیہ اور حضرت مولانا کی دیگر تصانیف

۱۹۶۷ء میں ابھن نے مولانا عبدالحق صاحب مرخوم کو دیدوں کے اولاد ترجیح کے کام پر ماورکیا اور سب سے اول آپ نے "بکر وید" کو اولاد تباہ میں منتقل کیا اور یہ تزحیہ ۱۹۶۷ء میں شائع ہوا مضاف کے لحاظ سے دیدوں کی تقسیم اس طرح ہے کہ "بکر وید" میں دیوتاؤں کی تعریف اور حمدیہ گاؤں کے مہتر ہیں۔ "اکھر وید" میں طب کے چکلے اور جادو، تیر، نوٹے، ڈنکوں کا ذکر ہے۔ بکر وید میں لیگیہ بھی قربانی کا ذکر ہے۔ اور سام وید میں صوم دس یا پینگ کا ذکر ہے جو دناؤں کو پیش کی جاتی تھی۔

دیدوں دیدوں میں سے حضرت مولانا مرخوم نے سب سے اول بکر وید کو توجیہ کے لئے منتخب کیا جو کی لحاظ سے موزوں تھا۔ ایک مرتبہ بہ قرآن مجید اور وید مقدس کے اہمی کتاب ہونے پر مناظرہ ہو رہا تھا حضرت مولانا نے قرآن مجید کے اہمی کتاب پوشتہ پر تہایت قی دلالت پیش کئے اور فرمایا کہ قرآن مجید کے ہر ایک صفحہ پر کسی بار اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذاتی نام اور اس کی صفات کا بیان ہے۔ تیر، اڑھ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ اس نے یہ کتاب اپنے بندہ پر اناری ہے، اور اس کے بندوں کا طریقہ بھی بیان فرمایا ہے کہ اس کی حفاظت کا وظم بھی یا ہے، اور قرآن مجید خود کی مسخاۃت اسٹ جو نہ کا دھونے پیش کرتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس وید مقدس پران میں سے کوئی بات بھی مادق نہیں آتی بلکہ بکر وید میں جو سب سے متبرک خالی گیا جاتا ہے اس میں خدا کا نام "اوم" سمرے سے موجود ہی نہیں۔ وید میں کتاب میں خدا کا نام ہی موجود تھا اس سے کوئی خدا کی طرف سے تازی شہادت میں جا سکتا ہے۔ اس اعتراف کا اعزیز بندوقوں کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ لیکن ایک مناظرہ میں بڑی ڈھنڈتے ہوئے تھے انہوں نے بکر وید کا ایک نفحہ پیش کیا جس کے نامیل پر "اوم" کا لفظ لکھا تھا۔ اس کا حولنا عبدالحق صاحب مرخوم نے فرماً جواب دیا کہ نیشیل یا چک کتاب کا جھٹہ نہیں ہے۔ اور آگر اس لفظ "اوم" کا اہمی تسلیم کیا جائے تو پھر یا قی عبارت کہ فلاں ناشر کے اہتمام سے یہ کتاب فلاں مطبع میں شائع ہوئی یہ سب بھی اہمی عبارت بھی جائے گی، جو بالیادہ علط ہے۔ اس پر آئی پنڈت یا کل لاجواب ہو گئے اور یہ اعتراف اسکے قائم ہے کہ لگ دید میں خدا کا نام موجود نہیں ہے۔

دیگر تصانیف

مولانا عبدالحق مرخوم کی تصانیف جو زیر طبع سے آنے والے ہیں حسب ذیل ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے بہت سے فہیج مضافات پر انتشار

سائنسی ہمپیار ڈال دیتے اور صافت اعلان کر دیا کہ وہ مولانا عبدالحق صاحب کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مولانا مرخوم اور پنڈت رام پریس کے مابین آخری تناظرہ علی پور صنیع مظفر گلاہ میں ہوا تھا۔

شدھی کی تحریک

قریب ۱۹۶۷ء میں اچانک خبر اخبارات میں شائع ہوئی کہ مکاہر بجوت قم کے لاکھوں افسر اور مدد مذہب اختیار کر رہے ہیں اور ہندو پنڈت نہیں شدھ کر کے دالہ اسلام سے یاہر تکالیف سے ہوئی تھی۔ یہ قم اسلامی تعلیمات سے ناواقف اور جمیالت میں ڈوبی ہوئی تھی۔ اور ان کی بخشش رسوایت ہندوستان تھیں۔ اگرچہ یہ مسلمان ہکھواتے تھے۔ لیکن اسلام سے لائلی کی وجہ سے یہ ہندوؤں کے لئے آسان شکار تھے اور ہندو پنڈت دیر سے اس کو شش میں ہکھتے کہ انہیں مہدو بنا لیا جائے۔ یہ قم راجہستان، ریاست اندور اور گلیوار اور جلی کے ناحی (ضلاع آگہ، رہنگ، گوکاراں وغیرہ) میں آباد تھی۔ یہ متوہش خبر سنتے ہی احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے مسلم کے چار مبلغین کرام حضرت مولانا عبدالحق صاحب، حولنا عصمت اللہ صاحب، شیخ محمد فیض گرفتی صاحب اور مولوی قریزوی المیں صاحب کو اس علاقہ میں پھیج دیا جو مختلف مقامات میں پھیل گئے۔ اور انہوں نے تصرف آئی پنڈتوں کا مقابلہ کیا ملکہ ملکاتہ راجھوں کو ایچی طرح اسلامی تعلیمات سے بھی روشناس کو کیا اور ان کے پیش کر دینی تعلیم دینے کا بھی انتظام کیا۔ چنانچہ کئی مقامات پر حری مدار سے قائم کئے گئے اور ہماری انجمن بھی ان کے اخراجات میں حصہ لیا ہے۔ شدھی کی تحریک کا مقابلہ کرنے کے لئے بعض دیگر اسلامی انجمنوں کے نمائندے بھی اس علاقہ میں کام کرتے رہے اور بعض کو تہادیہ تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے احمدی مبلغین کی مخالفت کے لئے میدان میں آئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے احمدی مبلغین کو بڑی کامیابی عطا کی اور بہ جگہ انہوں نے ہندو پوچاروں کا مقابلہ کیا اور ہندو دھرم پر اسلام کی وقیت کو ایچی طرح ثابت کیا جس کی وجہ سے ہماری انجمن کی نیک تابی میں بے حد اضافہ ہوا اور تمام انجمنوں اور اخراجات نے ان کی مخلصانہ تحریکات کا اعتراض کیا۔ چنانچہ چار سال کے قریب مسلمانے مبلغین اس علاقہ میں کام کرتے رہے اور بہ جگہ یہ جگہ دوہرہ کو کے انہوں نے شدھی کے سیالاں کو دوستے پوشے ملکاٹوں کو دوبارہ دین اسلام سے مشرف کیا۔ اسی زمانہ میں ہماری انجمن نے دہلی میں اپنا ایک بڑی قائم کر دیا جو جامع مسجد کے قریب محلی یا تاریخی مکان اسی میں تھا اور مولانا عصمت اہم صاحب مرخوم اس میں کام کرنے کے انجارج مقرر ہوئے۔

جمعیتہ العلماء ہند کی درخواست

شدھی کی تحریک کے درود انہارے مبلغین نے جو کارباغ میں براخجام دیتے ان سے تاثر ہو کر صدر جمیعیتہ العلماء ہند، مولانا عصمت اہم صاحب مرخوم نے ہماری جماعت کے مریاہ حضرت مولانا محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قدامت میں درخواست کی کہ چند سال کے لئے مولانا عبدالحق صاحب دیواری مسجد کی خدمات جمیعیتہ العلماء ہند کے طرف منتقل کر دی جائیں۔ تاکہ مولانا مرخوم اسکے ذمہ جان طالب علمیوں کو نوتنگ دلے سکیں اور قم میں اسی تحریک کریں۔ اس کے جواب میں حضرت امیر مرخوم وغیرہ تھے۔ اُنہیں کہا کہ ہمارے پاس میں یہی صرف ایک ہی عبدالحق ہے ہو اور بھی بہت سے کام سے انجام دیتا ہے اس لئے انہیں قادر نہیں کیا جا

سے بہت متاثر رکھے، ابھن میں لکھا کہ دو کچھ تصریح کے لئے بیشی میں تسلیخ
سرگرمیوں پر دوپیہ خسرو پر کرتا چاہتے ہیں اور ابھن آئیں ایسے بلطفہ جیسی
لے کے یو عالمہ الحسینی کو صحیح اسلامی تعلیم سے آگاہ کرتے اور بے جا
لکھوں کی پایہدی اور یادی اور یادیں سے بچتے کے علاوہ سکریلوں اور
کارجوں کے طلباء کو قرآن مجید کی تعلیمات اور حضور تی کرم صلی اللہ علیہ و
آلہ و سلیمان علیہ السلام کی انتیاری خصوصیات سے آگا
سیرت حضرتہ کے واقعات اور اسلام کی انتیاری خصوصیات
کرتے کام سرا جاگم دیں۔ چنانچہ ابھن نے مولانا عبدالحق صاحب مرحوم
اور راقم متفقون کو ایک سال کے لئے ڈویس ۱۹۳۶ء نعمایت اکتوبر ۱۹۳۴ء
بیڈی بیسجدیا۔ اور ائمۃ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ہمیں مفید کام کرنے
کا موقوعہ مل احسس کے خاطر خواہ نباڑھ بیاں ہوئے۔

عام مسلمانوں کے لئے ہر جگہ کے دن بیجنگ کی تمام پڑھی بڑی مساجد
میں ادد اور گجراتی مبالغوں میں یک عقائد کی پذیر کی تعداد میں تقسیم ہوتا ہے
وہ انگریزی خواں طلباء کے لئے سکوؤں اور کالجوں میں موتوں لٹڑکچ
پہنچایا جاتا تھا۔ یہ خط دکتات کے ذریعہ بھی تسلیق کام سراجخان دیا جاتا
ہے اس طرح مجھے حضرت مولانا عبدالحق مدرس کی پاکیزہ اور عالمانہ محبت یہ
یک سال شب دروز تسلیق کا موقعہ ملا جس سے مجھے علمی اور روحانی
فائدہ حاصل ہوئے۔

بسمی اللہ میں قام کے دوران حضرت مولانا مرحوم نے ایک بھروسہ عالم سے عربی زبان سیکھنا شروع کی اور پھر اپنے ذائق طالع اور مدد حست سے اس میں اتحاد پیدا کر لی کہ اس زبان میں شائع شدہ زندگی کا دلچسپی اور صفت بھی اسے اٹھ کر باسانی سمجھ سکیں اور ان کی تفسیر کر سکیں عربی زبان میں درس کے بغیر عیسائی اور بھروسہ نہیں پر اعتماد جنت پیدا کی جاسکتی تھی، اور مولانا عبدالحق صاحب مرحوم نے کام عمر انجام دیا۔ میموج سے واپس آکر مولانا صاحب حسب سابق ائمجن کی مختلف الموارد تبیینی تحریمات میں مصروف رہے۔ لیکن آپ نے اپنی تلقینہ ترمذی کے ایک پروگرام طے کر لیا تھا کہ حضرت بنی کیم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ باپیکات کے متعلق مختلف زندگی کتب اور صحف اسلامی میں پوشانہ بیان کو جمع کیا جائے اور اس طرح تمام مذاہب پر اعتماد جنت کی جائے۔

کتاب حیثاق البنین کی اشاعت

مولا نا حاجد الحق صاحب مرحوم و محفور کہ امداد تعالیٰ انسانی
عیلم اخان خدمت نئی توفیق عطا فرمائے۔ جس سے آپ نے ایک بیان
کتاب مرتب فرمائے کہ الی اسلام پر احسان فرمایا ہے۔
حضرت مسیح موعود علیہ میں کی معمرکہ الاراد تصویفت یا ہمیں احمد
پر تبصرہ کرتے ہوئے مولوی حمید صاحب یثابوی نے کھاکہ تیرہ،
سال میں اسکے پانچ کی کتاب اور ایک سویں تین ٹکھی لئی۔ اسی طریقے
کے لحق صاحب کی تالیفت میاناق انتیپری
اپنے مصنفوں، انداز بیسان، ندوی
سے ایسی کتاب ہے جس کی منتظر
آئتی اور حضرت بنی کرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی شان کو بلند کرنے والی ای
یکی تھی۔ کوئی کتاب اس سے قبل تحریر

اس کتاب کا مرکزی خالی یہ ہے کہ جنگ ایساو عالم کے ذریعہ ۱۱
کی امتوں سے اللہ تعالیٰ نے ہجد لیا تھا کہ بہباد وہ رسول دینیا پڑ
مجموعت ہو جو تمہارے انبیاء اور تمہاری نسبجگہ کتابوں کی تصدیق کر
لے اس پر ضرور ایمان لانا اور اس کی بدل کرچ - قرآن مجید کی سو
الل عہدات آیت منہ میں اسن افراد کا ذکر ہے - ایسا ہے عالم کا
حمد ان کی کتابوں میں پیش گئیوں کی صورت میں حفظ کر دیا گیا۔

پیغمبر مصطفیٰ میں شائع ہوتے سینکڑوں کی تعداد میں موجود ہیں اور کئی کتابوں کے مسودے اور توٹ ان کے معاشرزادہ داکٹر عبدالسلام ایم ایس سی اپنی رائج ذی کے پاس ہیں جو اگر امشت تعالیٰ ان کو یا انسی اور کو توفیق دے تو شائع ہو کر مدھی لڑکی سے میں بیش قیمت اضافہ کا موبیل ہوں گے:-
۱- "مشتمل ہیشت اور ویدوں کا ہیشت"۔ - تاریخ ایضاً ۲۷۶

۴۔ "پھر وید کا اندو ترجمہ" ۱۹۲۸ء

۵۔ "ارتقائی سل انسانی" یہ بواب ہبوط نسل انسانی۔ یو ۱۹۲۸ء

۶۔ عیسائی پادری سلطان محمد پال نے لکھی۔ ۱۹۲۸ء

۷۔ "آئینہ حق تما" آریون کی مشہور کتاب "ستیارہ پر کاش" ۱۹۲۵ء

۴- "میشات النبیین" کا انگریزی ترجمہ MOHAMMAD ۱۹۵۸ء
IN WORLD SCRIPTURES ۱۹۰۶ء - ۱۹۰۷ء
اس انگریزی کتاب کا نظمہ ثانی شدہ ایڈیشن حصہ اول پاچھے ہزار کی
تعداد میں ۱۹۴۷ء میں حصہ دوم تین ہزار ۱۹۴۵ء میں اور حصہ سوم
دد ہزار کی تعداد میں ۱۹۴۵ء میں شائع ہوا۔ اور حضرت جوہن رحوم
حصہ چہارم کی اشاعت پر بھی خود کر دیئے گئے وہ ان کی زندگی
میں کوئی اولاد یوں سکا۔

۷۔ "اسلام اور آئیہ سماج کی پچاس سالہ آؤزش"۔ اس کی مطبوعت
کا نام تھے ملہنگی سکی۔

علماء میاہش

مولانا عبدالحق صاحب مرحوم نے عسائیوں کے مقابلہ میں بھی بڑی
قابلیت در خدمات سر انجام دیں، اور قوریت، انگل، تیوار اور ادبیاتی بھروسے
کے صحیفوں اور جوئی انسانیکلک پریلیا اور باشل کی تقدیسر اور حضرت
مسیح کی محنت سوچ غزوں پر چلتا اہمیں عبور حاصل تھا وہ بھٹے برے^۱
عسائی پادریوں کو بھی صالیٰ تھیں تھا۔ وہ بھٹے علماء اذان میں علسانی اور
بہبودی مذاہب پر تنقید کرتے تھے اور باشل میں تحریف کے لیے ثبوت
اہمیوں نے جتنا فراہم کر عسائی پادری لایحہ بنا گئے۔ عسائیوں میں پادری
احمد مسیح، سلطان محمد پال، علی بن عاصی، اور پادری عبدالحق سے ان کے بارے
منظرے، بھٹے۔ یہ میاہشت بالحوم "حصمت اپنیا"۔ "حضرت مسیح کے محیرات"
اسان کا پیدائشی گھنکار بونا۔ "لقارہ اور سجات"۔ "زندہ مذہب اور زندہ
بی"۔ یاٹل اور قرآن کا موائزہ عقل کی میزان میں"۔ یاٹل کا ایہمی کتاب
ہوتا۔ دیگرہ ہوہنوعات پر ہوتے تھے۔ پادری عبدالحق صاحب متعلقہ بحث
میں بڑے مشہور تھے۔ یہنک اسلام کے پیغمبر عبدالحق سے اہمیوں نے ہمیشہ^۲
نک اٹھائی اور اسی منطق سے بھی ان کا ساقطہ نہ دیا۔ عسائیوں کے مشہور
اخبار "اور افغان" میں پادری عبدالحق صاحب اور سلطان محمد پال صاحب کے
مضامین علیاً عقائد کی تائید اور اسلام کے خلاف شائع ہوا کرتے تھے
اور حضرت مولانا عبدالحق صاحب کی طرف سے ان کے مظلہ اور مسکت
یوہاب انجام پیغام صلح میں باقاعدگی سے شائع ہوتے۔ یہ سعادت اس زمانہ
میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شاگردوں اور خوش چیزوں
کے لئے حصہ مل کر کوہ کوہ دین عسوی کا سلطان گرس اور کرس مصلیب کا

عظم کارنامہ جس کے لئے بعثتِ مسیح مونود مقدار بھی اے
مولانا عبدالحق صاحب مرزا مرنے اس سعادت سے دافر
تعالیٰ کی رحمت ان کی ذمہ دار یہ نماذل ہوں۔ امین۔

بیانیہ مشن

میڈیوں کے ایک میرے مسلمان تاجر نے جو بھاری جماعت کی خدماتِ ملکی

ادم نے میں اس سلسلہ کا خاتم ہوئی۔ وقت صفرہ پر دوسرا بُدھہ معمورت ہو گا، ایک نہایت مقدس دُجود، نورِ عملی خوار، جسے حکمت کا حلقہ و افسر دیا جائے گا، یہ اقبالِ متعدد اسراء کائنات کا عالم، نسل انسانی کا بے نظرِ نادرِ جن، اس کا معتمل ہو گا۔ وہ اپنی اذی صدائتوں کا تم بر اخبار کریکا جو یہیں نے تمہیں سکھائی ہیں۔ وہ اپنے دین کی تبلیغ کرے گا جو اپنی حقیقت کے اعتبار سے ستردار ہے، منہماںے کمال، انہماں عروج کے مقام پر اور پُشکرہ ہے۔ وہ دینداری کی زندگی کا اخبار کرے گا جو مرتسا سر کامل اور مطہر ہو گی۔ جیسا کہ میں اب کہتا ہوں۔ اس کے شاگردوں کا شمار مزادوں پر ہو گا جیکہ میرے شاگردوں کا شمار سینکڑوں تک ہے۔

یہ سب تعریفیں حضرت بنی کرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آئیں تاہم جہاتا بُدھہ نے اس کی شناخت کے لئے مزید واضح تر علامات کا ذکر فرمایا ہو سب ذیل میں ہے۔

(۱) د۔ آخری اور اتم قوہ کا نالک ہو گا (یعنی حاکمۃ البیتین ہو گا)۔

(۲) جب دُنیا بدی سے بھر پُور ہو گی تو دُنگم شدہ دین اور صدا کی اذی سرفہرست تبلیغ کرے گا۔

(۳) اس کے حسن کی تعریفیں اتفاقیں ہیں جیسیں کی جا سکتی ہیں وہ نہایت حیں وہ جیل ہو گا۔

(۴) اس کا کلام اعلیٰ اور فتح و لیخ ہو گا اور سُنّۃ والے کبھی اس سے سیر نہ ہون گے۔

(۵) اس کی ماں نیک اور خوبصورت ہو گا۔ جن کے ہاں پہلے کوئی بچہ پسیدا نہ ہوا ہو گا۔

(۶) وہ بُت تباہی اور بُت پُرسی کے سخت خلاف ہو گا۔

(میثاق البیتین حصہ ۹۵-۹۶)

یادی مذہب کی کتب کی پیشگوئیاں

بتا ب ترشیت بھی اشتراحتی کے ایک راستا پہنچ بھتے اور انہوں نے توحید کی تعلیم دی۔ چنانچہ حضرت بھر فاروق کے زمانہ میں جب ایران فتح ہوا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایمانوں کے ساتھ وہی سلوک کیا جو اہل کتاب کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ حضرت زریعت کی کتبیں بھی ایکیں ہیں ایکیں ایسے موعود کا ذکر ہے جو ذرتشیتوں کی اصلاح کریکا اور تمام دنیا کی اقوام اور ذاتیں کو اذی سرفہرست تہذیب کیے گئے ہیں اس موعود کے بارہ میں حسب ذیل پیشگوئی پائی جاتی ہے:-

" اس کا نام فاتح ہرگز اور استوت ایضاً زیعی تعریفی ہی گی پارغاظ فیگر محمد، ہو گا دو رحمت جسم ہو گا کیونکہ وہ تمام

جہان کے لئے رحمت ہو گا۔ وہ حاضر، ہو گا اس نئے کم کامیں انسان اور روحانی انسان ہونے کی وجہ سے وہ تمام

وگوں کی بلاکت کے بوضلفت میمودت ہو گا۔ وہ مشترک ہو گا اور ایماندار وگوں کی بیویوں کی اصلاح کرے گا۔ (یعنی مشترکین اور بُت پُرسکوں اور زرتشیتی مذہب کے پیروں کی مددح کرے گا)

دوسرا جگہ پارسیوں کی دسایر میں ایک پیٹ گفتہ اتنا واضح ہے کہ کسی تشریع کی محتاج تھیں اور وہ حسب ذیل ہے:-

" جب زرتشیت وگ شمشیرت پر عالمدیاں پھوڑ دیں گے اور یہ کام

ان ایجاد کی کتابیں اکثر معدوم ہو گئیں، اور جو موجود تھیں ان میں بہت تحریکت ہوئی۔ اور زمانہ تاریخ سے پہلے کے ایجاد کے متفاوت اس قدر اختلافات پیدا ہو گئے کہ خود ان کی سیاست میں بھی شہر ہونے کا کہ اس نام کا کوئی بھی نہیں ہے۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایجاد کی تصدیق فرانی اور ان پر ایمان لانا اپنی امانت کے لئے قرض قرار دیا اور قرآن مجید نے یہ اعلان فرمایا کہ جیسا میں کوئی قوم ایسی نہیں گزری جس میں خدا کی طرف سے کوئی ہادی یا ذرا نے والا نہ تھا ہو دان من امتہ لا خلا دنها نزیر۔ وکل امداد ہاد۔ ولقد بعثتا فی کل امتہ رسول۔ ہس طرح حضور نبی کیم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اقوام کے ایجاد کی تصدیق فرمائی اور درجت سل انسانی اور اقوام عالم میں احتجاد کی بیان کیا۔ اسی طرح ایجاد عالم نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہوئے دعویٰ دعویٰ ادیان اور مذہب کی حقایق کے لئے ایک زبردست دلیل فراہم کی۔ اور حضرت بنی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بلطفت مرتبہ شان کا اعجاز یہ ہے کہ سبقت صفت آسمانی میں تحریکت اور تغیر و تبدل کے باوجود ذہب پیشگوئیاں حفظ رہیں ہو۔ حضرت مسلم کے خبرور کی تحسیس دیتی تھیں۔

چنانچہ ان پیشگوئیوں کی تلاش اور یہاں میں مولانا عبد الحق صاحب نے مسلم کی پیشگوئی اور انتہک محنت سے کام لیا اور دُنیا بھر کی لاہریوں سے استفادہ کی سرفی سے ہزاروں میں کام سفر اختیار کی۔ پوشی یوں یہیں لڑکوں کے علاوہ امریکی ہیں فلاڈ لفایا، نیو یارک اور سان فرانسیسکو کی لاہریوں اور ہندستان میں حیدر ایاد حکم اور بُر اس دلکشا کی لاہریوں یاں اور پُرہدھم کی کتابوں کی تحریک کے لئے سری نکا اور زنگوں کی لاہریوں کو کھکھلے لاد اور قریب بیس یوں کی محنت ساتھ کے بعدِ محمد ان وللا شکر پیغمبر کو اذمیر فی تیب دے کر ۱۹۵۶ء میں پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گئی پہلی بُر اس کتاب کا مضمون ہے۔ مکاً جو ۱۹۵۶ء میں شائع ہوا تھا۔

ہماری چاعت کے احیاٹ قایمین پیغام صلح" پائل کی بحق مشہور پیشگوئیوں سے یقیناً واقع ہے۔ مثلاً توریت میں "قادقیط" کے بھروسے پیشگوئی جس کے بھراہ دکر ہزار قدوسوی ہوں گے۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف سے "چونا کی روٹ" ہلکوں کی تحسیس اور "وہ بنی" جس کی دنیا منتظر تھی، ان پیشگوئیوں کا ذکر بازیا احیا ب نے شدت اور پڑھا ہو گا۔ یہیں اس مصنفوں کے آخری میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مولانا عبد الحق صاحب کی تحریک و تغییر اور محنت و کاؤشن کا اندازہ کرنے کے لئے پُرہدھم اور یادی مذہب کی کتب مدرسہ میں سے منتشر نہیں اور مذہب اور یادی مذہب پیشگوئیوں کا ذکر کی جاتے ہو جو حضرت بنی کرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تہذیت صفائی سے چیلے ہوئے ہیں۔

یہ لہت میں حضور کے متعلق پیشگوئی

یہ لہت نہیں بلکہ لقب ہے جس کے معنی میں بیدار، ہوشیار، داتا، روش اور نور۔ جہاتا پُرہدھ کو "ایشا کا نور" کہا جاتا ہے اور ان کی زندگی اور حضور بنی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں پُرہدھی حملہت نظم آتی ہے جہاتا بُرہدھ یہے کامیاب تسلیح تھے۔ جن کا تور تمام ایشیا میں پھیل گی۔ لیکن اپنی موت سے پہلے انہوں نے ایک اور بُرہدھ کے آتے کی تحسیس دی چنانچہ "خاپل آت پڑھا" میں لکھا ہے کہ جب جہاتا بُرہدھ کا آخری وقت آیا تو ان کا رفیق یگانہ اسند نامی پیٹ اندھگین ہو گا اور وہ رہنے رکا۔ لیکن جہاتا بُرہدھ نے اسے تلی دی اور کھپر فرمایا:-

" اس دُنیا میں صرفت میں ہی ایک بُرہدھ پُر کہ بہیں آیا ہوں

سچوں میں یہت گئے۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر جماعت کے سربراہ حضرت مولانا محمد علی علیہ الرحمۃ ان کی ناگزین دبائے اور بھگے اور بھت نکہ مند ہوتے کیونکہ وہ مولانا عبدالحق صاحب کے ہنایت تھی وجہ سمجھتے تھے اور ان کا یہ حدیقت کرتے تھے۔

یہی نے اس مضمون میں بہت اختصار سے کام لیا ہے۔ ۱۰ مولانا عبدالحق صاحب کی ذات سوچہ صفات پر بیسط مفہیں لکھے جا سکتے ہیں۔ ”شہید کی کشمکش“ مولانا مرحوم کا ایک مرغوب عنوان تھا اور انہوں نے اس تھیکی سی سکھی کے حالات اور اس کی کارگزاری پر بڑی پسروج کی اور اپھرتو اور ہر ان کی طرح سرگرم عمل رہے اور بڑی محنت سے محنت مذہبی صاحفہ سے رُسپھ سے اور نورِ محمدی کا شہد تیار کیا جو یقیناً ایک بہترین تھے اور شفاعة للناس ہے۔

اللہ تعالیٰ مولانا عبدالحق مرحوم کی روح بہ اوار و برکات نازل فراہمے اور اکٹھا علیتیں میں ان کا مقام ہے۔ ایسیں — تلاک اثارنا تدل علیتا۔ فانظر و بعدنا الی الاثار۔

ہدیت جاہیں گے تو عربوں میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کے پیرہ ایران کے سماج و مختلط اور سلطنت سے مالک ہو جائیں گے۔ اور ایران کے سرکش لوگ مغلوب ہو جائیں گے۔ آشکدے کی بجائے حضرت ایا عیم کے خانہ کیعہ کو بتوں سے پاک کر کے اس کی طرف تماز پڑھیں گے اور یہ رحمة للعالمین ہوں گے۔ ایران۔ راشن۔ طوس۔ بلخ اور مقامات مقدسہ اور اس کے ادھگرد کے ملکوں پر تابض ہو جائیں گے اور ان کا شارع بنی کلام کے محبہ دلال ہوگا۔ اور اس کا کلام بلخ ہوگا۔“ (دیشاق البیتیں حضرتہ اول)

اخلاق و عادات اور جماعت حیدریہ میں انکا مقام

مولانا عبدالحق صاحب مرحوم پڑھے خوش اخلاق، حیلیم الجیع اور مرنجاں میں انسان تھے۔ میں نے عمر کھر اپنی غصہ کی حالت میں یا کسی سے بروتے چھکتے تھیں دیکھا۔ یہ کہ وہ تسمی سے بھی اپنی بھی تھیں یوں یوں۔ ان کے چہرہ پر بھوک کی سی مخصوصیت تھی اور وہ چیزیں بتیں رہتے۔ ان کے ملخے دالا شخص یہ عروس کرتا کہ ان کے دل میں پوری طاقت اور سلکیت ہے اور وہ لا خوف علیہم ولا هم يحترفو کی تصویر نظر آتے۔ ان کے چہرہ پر فریستا تھا اور وہ اس دنیا کے انسان معلوم تھیں ہوتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کثیر علم اور حکمت و معرفت عطا کی۔ لیکن اس سے ان میں کوئی سمجھتے یا رغبت پیدا ہوئی بلکہ وہ حلم اور تکنسی لازم اور یہ مشود علی الارض ہونا کا نامہ اور ارشاد ریاضی۔ اپنامیا یخشی اللہ من عبادہ العلماء کا مصداق تھے۔ لیکن اس علم و فضل کے سالہ ہی وہ خشک طبیعت انسان تھے کہ ہنسنا پہنسنا بھی جانتے تھے اور نکتہ آذینی، بدالی سمجھی اور هزار کوئی ان کی طبیعت سے خاص مناسبت تھی اور خوب بکھلوا لے کر ہنسنے تھے۔ اور علی طائف سے سنبھلے دالے کو محظوظ کرتے تھے۔

طلب علم کی یہ کیفیت تھی کہ پرانے اجاد و رسائل اور پرانی کتابیں تھاں کیی جو متوجہ پر ہوں اُن میں سے کوئی نہ کوئی مقدم مطلب بات ذہونہ لیا گرتے تھے، اور اجاد و رسائل کے مقید تراشے حقوق کم لیا گرتے تھے۔ اپنی طبیعت ایسا تھا کہ ایک اور دیکھ اور ایلو پنچھک، ڈاکٹری کے موٹے موٹے اصول بھی یاد رکھتے اور اپنا علاج معالجہ خود ہی کر لیتے تھے ہر قسم کی ریجادات، نئے علوم اور سائنسی باتوں کا بھی توب علم لیکھتے تھے اور ان کی معلومات بہت دلچسپ تھیں۔

مُؤْكَدا مرحوم پڑھے صابر دشائک اور قناعت پسند انسان تھے اور انہوں نے کبھی انجیں میں اپنے متابہ کی ایماندی یا اپنی ترقی کے نئے درجہ کیتے تھے اور اجاد و رسائل اور کوئی ترقی کی نہیں رکھتے تھے کہ اور مال جمع کرنے کی ان میں کوئی خوبیں نہیں۔ اپنی جماعت کے تمام میران اور ادیکن یا شخصی حضرت امیر مرحوم و محفوظ ان کی بے حد حرمت کرتے تھے اور ان کا وجود جماعت کے لئے ایک قیمتی نیاع سمجھا جاتا تھا۔

ایک مرتبہ ایک صاحب نے اشاخت اسلام کا جام پر تنقیہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کا جام پر لاکھوں روپیں صرف ہوں اور کتنے آدمی پیدا ہوئے؟ اس پر حضرت میر مرحوم نے قریباً کہ اگر اتنے لاکھ کے شرچ سے ہمیں عبدالحق ملے تو یہ ہنگامہ سودا تھیں ہے۔ ایک مرتبہ مولانا عبدالحق صاحب مرحوم سالام جلسہ پر تصریح کرتے ہوئے مصلحیں ہو گئے اور ان کے وجود پر ایسا کمزوری طاری ہوئی کہ وہ فرما